مقالات

مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی

مقامِ صدیقؓ پر شیعہ سنّی اتحاد

نام ونسب ومنصب:

بقول امام النسب حضرت زبیر بن بکار قبل از اسلام آپؓ کا نام عبدالکعبہ تھا۔ اور قبولِ اسلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کا نام عبداللہ رکھا۔ کنیت ابوبکر تھی، اور جب آیت "وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ" نازل ہوئی تو آپؓ کا لقب صدیق[1] مشہور ہوا۔ (مجمع البیان طبرسی ص ۴۹۸/۴)

والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ والدہ کا نام سلمٰی اور کنیت ابوالخیر تھی۔ سلمٰی ابوقحافہ کے چچا صخر بن عامر کی صاحبزادی تھی۔

آپؓ قریش کے ممتاز قبیلہ تیم سے تعلق رکھتے تھے اور قریشِ مکہ کے سرداروں میں شمار ہوتے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں خون بہا اور تاوان کا فیصلہ آپؓ کے سپرد تھا۔ مال و دولت کے لحاظ سے بڑے متمول اور صاحبِ اثر تھے۔ حد درجہ مہمان نواز، بردبار، حلیم الطبع اور حق پسند تھے۔ (تاریخِ اسلام مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

---

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے،

"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ سَمّٰی اَبَا بَکْرٍ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِدِّیْقًا وَسَبَبُ تَسْمِیَتِہٖ اَنَّہٗ

ایمانِ صدیق رضی اللہ عنہ:

ایمانِ صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مَا دَعَوْتُ اَحَدًا اِلَى الْاِسْلَامِ اِلَّا كَانَتْ عِنْدَهٗ كَبْوَةٌ وَنَظْرٌ وَتَرَدُّدٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ مَا عَتَمَ عَنْهُ حِيْنَ ذَكَرْتُهٗ اَیْ اَنَّهٗ بَادَرَ بِهٖ۔"

کہ "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماسوا میں نے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی، اس نے تردد اور پس و پیش کیا مگر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کیا بلکہ دعوت کو سنتے ہی قبول کر لیا۔"

(ایضاً ص ۲۶۲، عنوان النجابہ ص ۱۴)

چنانچہ مشہور روایات کے مطابق سب سے اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا (الاستیعاب لابن عبدالبر، ذکرِ صدیق رضی اللہ عنہ۔ رحمۃ للعالمین، منصور پوری رحمہ اللہ ج ۱ ص ۹۰)۔ مگر شیعہ روایات کے مطابق:

"اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ بَعْدَ خَدِیْجَةَ اَبُوْبَكْرٍ۔"

(مجمع البیان ص ۶۵ ج ۳)

"حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔"

بَادَرَ اِلٰى تَصْدِیْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَازَمَ الصِّدْقَ۔" (عنوان النجابہ ص ۱۳)

کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر صدیق رکھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بلا تامل نبی علیہ السلام کی تصدیق کرنے میں سبقت فرمائی۔ اور تا دمِ آخر صدق پر قائم رہے۔"

نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ایک دن احد پہاڑ پر چڑھے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی آپ کے ساتھ تھے۔ پہاڑ نے کچھ حرکت کی تو آپ نے فرمایا، "اُحد تھم جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔" (بخاری شریف)

نیز بحوالہ تفسیر امام حسن عسکری (شیعہ حضرات کی معتبر تفسیر) علی بن ابراہیم قمی زیرِ آیت

اسی طرح جناب محسن الملک نواب سید مہدی خاں صاحب نے "آیاتِ بیّنات" ص ۴۱ پر بڑی شرح وبسط کے ساتھ ایمانِ صدیقؓ کو کتب شیعہ سے ثابت کیا ہے:
"علامہ حلی نے شرح تجرید میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ:

"اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ" لکھتے ہیں:

کہ غار کے اندر نبی علیہ السلام نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو بمعہ رفقاء، کشتیوں میں سوار بجانب حبشہ جاتے ہوئے دیکھ لیا اور انصارِ مدینہ کو ان کے گھروں میں دیکھ لیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے بھی نظارہ دیکھنے کی تمنا کی۔ نبی کریم علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھوں پر پھیر دیا۔ فوراً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہ مناظر دیکھنے لگے۔ فرمایا "اے اللہ کے رسولؐ، میں نے ان کو دیکھ لیا ہے" تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، "تم فی الواقع صدیق ہو!" ——— عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سَفِيْنَةِ جَعْفَرٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ تَقُوْمُ فِي الْبَحْرِ وَاَنْظُرُ اِلَى الْاَنْصَارِ مُخْبِتِيْنَ فِيْ اَفْنِيَتِهِمْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَرَاهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ اَرِنِيْهِمْ فَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَرَاٰهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الصِّدِّيْقُ"

(تفسیر علی بن ابراہیم قمی شیعہ۔ زیرِ آیت "اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ" پ ۱۰ سورۂ توبہ)

کشف الغمہ میں ہے:

"عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ قَدْ حَلّٰى اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَيْفَهٗ، قُلْتُ فَتَقُوْلُ الصِّدِّيْقُ فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ، نَعَمْ الصِّدِّيْقُ، نَعَمْ الصِّدِّيْقُ فَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيْقُ فَلَا

"میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد ایمان لایا ہوں"

حملہ حیدری مطبع سلطانی ص ۱۴۲ پر مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی ایک کاہن نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی تھی۔ وہ اس کاہن کی خبر پر ایمان لا چکے تھے۔ اسی طرح قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں لکھا ہے:

"ابوبکر ببرکتِ خواب کہ او دیدہ بود مسلمان شد"

کہ "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک خواب دیکھنے کے سبب مسلمان ہوئے تھے۔"

خدماتِ صدیقؓ!

بقول ابنِ اسحاق، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لاتے ہی تبلیغِ دین میں مصروف ہو گئے اور ان کی تبلیغ سے حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، اور حضرت سعد بن ابی وقاص، رضی اللہ عنہم اجمعین ایمان لائے۔ (رحمۃ للعالمین طبع دوم ص ۳۳/۱)

حضرت بلال حبشی، حضرت نہدیہ، بنتِ نہدیہ، ام عبیس رضی اللہ عنہم نے جب اسلام قبول کیا اور قریشیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو خرید کر فی سبیل اللہ آزاد کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام)

صَدَّقَ اللّٰهُ قَوْلَهٗ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ۔"

عروہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن جعفر بن علی علیہ السلام سے زیورِ تلوار کے متعلق سوال کیا تو حضرت امام صاحب نے فرمایا، "کوئی حرج نہیں، کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو زیور لگایا۔" عروہ کہتے ہیں کہ "میں نے امام صاحب سے عرض کی کہ آپ بھی اس کو صدیق کہتے ہیں؟" امام صاحب بہت زیادہ گھبرائے اور قبلہ رُخ کھڑے ہو کر فرمایا:

"ہاں الصدیق، ہاں الصدیق، ہاں الصدیق، پس جو شخص صدیق نہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کی بات کو دنیا و آخرت میں سچا نہ کرے۔" (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ص ۲۲۰ مطبوعہ طہران)

تفسیر مجمع البیان ص۵۰۱ زیر آیت "وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى" مرقوم ہے کہ:

"عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ إِنَّ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ لِأَنَّهُ اشْتَرَى مَمَالِيكَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا مِثْلَ بِلَالٍ وَعَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ وَغَيْرِهِمَا وَأَعْتَقَهُمْ"!

کعبۃ اللہ میں ایک دن نبی علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر سے آپؐ کی گردن کو بھینچنا شروع کیا، اسی اثناء میں حضرت صدیقِ اکبرؓ بھی تشریف لے آئے۔ آپؓ نے دھکا دے کر فرمایا:

"أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ"

"کیا تم ایک شخص کو اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے اور تمہارے پاس اپنے رب سے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے؟"

اس پر چند شریر حضرت ابوبکر صدیقؓ پر ٹوٹ پڑے، بہت زدوکوب کیا اور آپؓ کے بالوں کو بھی نوچا۔ (سیرۃ ابن ہشام، رحمۃ للعالمینؐ)

جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب اور امّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا انتقال ہوا، آپؐ کو ان دونوں سچے اور غمخوار وفاداروں کی وفات سے سخت صدمہ ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسی سال ماہِ شوال سنہ ۱۰ نبوت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح (صغر سنی میں ہی) نبی علیہ السلام سے کر دیا۔

ہجرتِ صدیقؓ:

بالاتفاق فریقین (شیعہ و سنی) ۱۳ سنہ نبوت میں، اہلِ مدینہ کی عقبۂ ثانیہ کی بیعت کے بعد قریش کے مظالم نے مسلمانوں کے لیے مکہ معظمہ کی رہائش تنگ کر دی۔ بعض مسلمان تو بحکم و اجازتِ نبویؐ ہجرت کر کے حبشہ جا چکے تھے اور باقی ماندہ لوگوں کو نبی علیہ السلام نے عام اجازت دے دی تھی کہ جانی اور ایمانی دولت بچانے کے لیے مدینہ منورہ چلے جائیں۔ مسلمانوں سے جس طرح بھی بن پڑا، مدینہ منورہ پہنچ گئے۔